

## گھوڑہ دھنڈہ

آخریہ سب گورکھ دھنڈہ ہے کیا۔ اسکا آغاز کیا ہے اور انجام کیا۔ جسے ہم آغاز سمجھتے ہیں، کیا وہ واقعی شروع کے معاملات ہیں۔ یا آغاز کی کوئی تعریف ہی نہیں ہے۔ دراصل یہ سب کچھ محدود نہیں، بلکہ لامحدود کی جانب سفر ہے۔ جمع سے واحد کی طرف موجز ن۔ مگر صاحب، کچھ ہے ضرور۔ یہ سب تماشا عبث نہیں ہے۔ خراب نہیں ہے۔ حکمت تو ہے مگر مذہب کیا ہے، کچھ معلوم نہیں۔ گرہ کھولے بغیر کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ مگر کیا گرہ کھولنا واقعی ضروری ہے۔ گرہ ذہن کا کلام ہے یا واقعی موجود ہے۔ کچھ پتہ نہیں۔ کچھ معلوم نہیں۔ ویسے آگہی کی ضرورت کیا ہے۔

اگر سب کچھ وہی ہے تو ہم کون ہیں۔ ہم ہیں بھی کہ نہیں۔ وجود اور عدم وجود میں جو ہری فرق کیا ہے۔ کیا دونوں برابر ہیں۔ یا یہ سب کچھ نظر کا دھوکہ ہے۔ کیا وجود بھی سفر میں ہے۔ اگر سفر ہے تو پھر اسکا اختتام کیا ہے۔ اگر ہم مٹی کے پتلے ہیں تو مٹی میں اتنا شرکیے شامل ہو گیا۔ اتنا کھنکھانا، اتنا تکبر اتنی فرعونیت؟ معلوم سے نامعلوم کی طرف رواں دواں ہیں یا نامعلوم سے معلوم کی طرف۔ ہر علم والے کے اوپر ایک اس سے بھی بڑا علم والا کیوں ہے۔ سب سے زیادہ عالم کون ہے۔ کہاں ہے۔ ملتا کیوں نہیں۔ اشاروں اشاروں سے سب کچھ بتاتا ہے۔ چلمن کے پیچھے چھپ کر کیوں رہتا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ میرے مالک، یہ سب کچھ کیوں ہے۔

عشق کیا ہے اور سلوک کیا ہے۔ دونوں میں کیا فرق ہے۔ راز کیا ہے اور بھید کیا ہے۔ دونوں ایک جیسے ہیں۔ کیا واقعی ہر چیز را تھی اور اب نہیں ہے۔ اگر پہاں ہے تو اسکو سامنے کیسے لا یا جائے۔ بھید ہے بھی کہ نہیں۔ کیا اسرار، مٹی کے پتلے میں ہے یا کہیں اور۔ اتنے کڑے امتحان کیوں ہیں۔ اگر سب کچھ تو خود ہے تو یہ ہنگام کیا ہے۔ اگر ہر جگہ تو خود قائم ہے تو اتنی تفریق کیسے۔ وجدان ہی سب کچھ ہے یا کچھ اور بھی ہے۔ سلوک کی گھٹڑی بھاری ہے یا عشق کی۔ کیا واقعی گھٹی سلجنچانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ گھٹی ہے ہی نہیں۔ یہ فقیر، درویش، قطب، ولی بالآخر کون ہیں۔ یہ کیسے بنتے ہیں۔ قطب مارخنی کیوں ہے۔ جب ہر جگہ یہی بزرگ تیرے اذن سے حکومت کر رہے ہیں تو مٹی کے پتلے میں اتنی تفریق کیوں ہے۔ اتنا ظلم کیسے ہے۔ اتنی ناصافی کا سبب کیا ہے۔ جب ہر طرف نور ہی نور ہے تو مظلوم کون ہے۔ ظالم کون ہے۔ ان میں فرق کیا ہے۔ کیا کوئی فرق ہے بھی کہ نہیں۔ اگر سب کچھ ایسے ہی ہے جیسے نظر آ رہا ہے تو پھر نظر نہ آنے والا سب کچھ کیا ہے۔ عدم سے روائی کا سبب کیا ہے۔ یہ سفر اتنا مشکل کیونکر ہے۔ راستہ کیا ہے۔ راستہ دکھانے والا کون ہے۔ راستہ ہے بھی کہ نہیں۔ اگر گمراہ بھی تو ہی کرتا ہے تو راستے کی حقیقت کیا ہے۔ کیا منزل کا کوئی نشان ہے یا دراصل نشان ہی منزل ہے۔ وجدان کے سفر میں کیا واقعی منزل کی ضرورت ہے بھی کہ نہیں۔ نشان، منزل، راستہ، بھلکنا، یہ سب کچھ تیری منشا ہے تو اسکے پیچے کیا امر ہے۔ کیا گُن فیکون کی کوئی شناخت بھی ہے یا یہ صرف تیری رمز ہے۔ خود سب کچھ بناتا ہے اور خود ہی بگاڑ دیتا ہے۔ کیوں۔ حقیقت اور غیر حقیقت ایک ہی ہے۔ نظر کا اسرار ہے یادوں واقعی مختلف یا متضاد ہیں۔ یہ متضاد بالآخر کیا ہے۔ تضاد کیوں پیدا کرتا ہے۔ سفر میں ہموار راستے کیوں نہیں۔ سلوک میں اتنا امتحان کیوں لیا جاتا ہے۔

گناہ کوکون پیدا کرتا ہے۔ گناہ گارکوا جازت کون دیتا ہے۔ ثواب کی اصل حقیقت کیا ہے۔ جب سب کچھ تو ہے، تیرا ہے، تیرا پیدا کردہ ہے تو خطا کار کی اصل خطا کیا ہے۔ کیا وہ سب کچھ خود کر رہا ہے یا اس سے کروایا جا رہا ہے۔ اگر کروا یا جا رہا ہے تو وہ گنہگار کیسے ہے۔ ثواب کی بساط، کس چیز پر پچھی ہوئی ہے۔ ثواب کمانے کیلئے جدوجہد جب خود تو کرواتا ہے تو ثواب کو ختم کون کرتا ہے۔ کون ہے جو سفر کے دوران، تمام رنگ بدل دیتا ہے۔ سفر کی سمت بدل ڈالتا ہے۔ حتیٰ کہ سفر میں حرکت ساکت ہو جاتی ہے۔ ساکت عمل، حرکت میں بدل جاتے ہیں۔ گناہ کی دلدل میں رسی کیوں پھینکی جاتی ہے۔ بشرط کرنے کیلئے یا باہر آنے میں مدد دینے کیلئے دلدل کو پیدا کون کرتا ہے۔ یہ دلدل اصل ہے یا یہ بھی کوئی گور کھدھندہ ہے۔

زندگی کی اصل روح کیا ہے۔ بچپن سے لیکر بڑھا پے تک منازل کیوں طے کروائی جاتی ہیں۔ زمین میں جانے تک، جلانے تک، پرندوں کی خوراک بننے تک یا پانی میں بہائے جانے تک، سب کچھ تیرا، ہی کام ہے تو پھر یہ تمام منازل کیا ہیں۔ کہاں ہیں۔ ازل سے اب تک یہ ہورا ہے تو کیوں ہورا ہے۔ زندگی کا اختتام اور شروع میں کیا فرق ہے۔ دونوں طرف لاچاری کی کیفیت کیسے پہم موجود ہے۔ موت دراصل کیا ہے۔ یہ اگرئی زندگی کی ابتداء ہے تو پھر انہا کیا ہے۔ کیا موت، ہی اصل زندگی ہے یا یہ ایک دور کا اختتام ہے یا شروع ہے۔ موت یکسانیت سے نجات ہے یا یکسانیت کو نمودیتی ہے۔ زندگی کا دورانیہ ہر ایک کیلئے اتنا مختلف کیوں ہے۔ دورانیہ کی اہمیت ہے یا زندگی کی ڈرلوٹنے کی۔ جب موت اور زندگی سب کچھ تیرے پاس ہے تو دونوں میں اصل فرق کیا ہے۔ کیا یہ تو نہیں کہ جسے ہم زندگی گردانے ہیں، وہ موت کا روپ ہے اور جسے موت سمجھتے ہیں، وہ زندگی، ہی کا ایک نیا رخ ہے۔ ان دونوں میں کیا کوئی عضر مختلف بھی ہے یا سب کچھ ایک جیسا ہے۔

وقت کی حقیقت کیا ہے۔ لمح، گھنٹے، دن، مہینے، سال، صدیاں، یہ سب کچھ کیا ہے۔ وقت کی پہچان کیا ہے۔ اس کا مخزن کیا ہے۔ یہ کہاں سے بدلتا ہے، بدلتا بھی ہے یا نہیں۔ جسے ہم وقت کو بدلا سمجھتے ہیں، کیا واقعی اس وقت کوئی عصر بدل رہا ہوتا ہے۔ وقت مستقل ہے یا غیر مستقل۔ وقت کی رفتار کیا ہے۔ یہ پل کیا چیز ہے۔ تیرا پل کیا ہے۔ پل اصل میں کیا ہے۔ کیوں ہے۔ کیا وقت ختم ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے کیا تھا۔ اسکے بعد کیا ہوگا۔ اگر یہ ختم ہو جائے تو کیسے ہوگا۔ وہ کیفیت کیسی ہوگی۔ اگر اسکولا متناہی بنانا تھا تو پھر اسے شروع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وقت قید میں رکھتا ہے یا خود مقید ہے۔ کون ہے جو اس پر حاوی ہو سکتا ہے۔ کیا یہ بابے، وقت کی پیدا کردہ تقسیم میں ایستادہ ہیں یا دراصل یہ تقسیم موجود ہی نہیں ہے۔ کہیں وقت کی گھنٹی میں سورج، چاند، ستارے چھوٹے ٹکڑے تو نہیں ہیں۔ جنہیں عدم توازن سے توازن کی طرف لیجا یا گیا ہے۔ ویسے یہ سورج اور روشن ستارے کیا ہیں۔ کہماں کا راستہ کس طرف لیکر جاتا ہے۔ کون اس راستے کو مزید چمکدار بنادیتا ہے۔

کیا روشنی واقعی موجود ہے۔ کیا یہ صرف اندھیرے کی ضد ہے۔ اگر روشنی موجود ہے تو اندھیرا کیسے ناپید ہو جاتا ہے۔ کیا اندھیرا مستقل ہے یا روشنی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اصل چیز اندھیرا ہے اور روشنی سراب ہے۔ دن اور رات کی حقیقت کیا ہے۔ کیا یہ واقعی روشنی اور اندھیرے کا فرق ہے یا یہ کچھ اور ہے۔ کیا اندھیرا روح کا حصہ ہے یا روشنی روح کو کسی اور طرف کھینچتی چلی جاتی

ہے۔ اگر روشنی میں سب کچھ نظر آتا ہے تو سب کچھ کیا ہے جو نظر نہیں آتا۔ اسکو دیکھنے کیلئے کون سی روشنی کی ضرورت ہے۔ کیا جو کچھ نظر آ رہا ہے، وہ واقعی موجود ہے یا غیر موجود۔ روشنی کو اندھیرے سے نکالا جاتا ہے یا اندھیرے کو روشنی پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ یا ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ تیری کون سی مخلوق اندھیرا میں پنهان ہے۔ اگرچہ یہی ہے تو اسے نظر کے سامنے کیوں نہیں لایا جاتا۔ مقصد چھپانا ہے کہ بتانا کہ تو سب کچھ چھپانے پر قادر ہے۔ سورج ڈوبتا ہے تو اسکے ڈوبنے سے کیا نئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ سورج کی زبان کون سمجھتا ہے۔ ستاروں کے بیان کو کون پاسکتا ہے۔

دنیا میں تیرے برگزیدہ بندے ہر جگہ موجود ہیں۔ یہ تیرے نظام کا حصہ ہیں کہ بذات خود نظام ہیں۔ یہ مقتدر ہیں یا سلوک کی زنجیروں سے یزدال کی گرفت میں ہیں۔ یہ تیری نشانیاں ہیں۔ تیرے قرب کا حصہ ہیں یا تیرے دستور کی جھلک ہیں۔ یہ مجبور ہیں یا یہ دوسروں کو مجبور کر دیتے ہیں۔ انکی قربت سے ایمان کی رمق بڑھ کیوں جاتی ہے۔ تو، انکو، عام لوگوں سے مخفی کیوں رکھتا ہے۔ یہ بذات خود راز ہیں یا راز کو بتانے والے ہیں۔ عقل کیا ہے۔ مجد و بیت کی حقیقت کیا ہے۔ وجود ان کیفیت ہے یا تیرے نزدیک آنے کا راستہ۔ کون ہے جوان راستوں پر چلاتا ہے۔ یہ بابے اتنے طاقتور کیوں ہیں۔ انکی ہمت اس قدر زیادہ کیسے ہے کہ ذہنوں میں جھانک لیتے ہیں۔ ہر چیز کو پڑھ سکتے ہیں۔ آنجان سے نظر آنے والے یہ لوگ، اس قدر بخبر کیسے ہیں۔ لوح محفوظ تک نظر کیسے جاتی ہے۔ کیا واقعی اسکو تیرے اذن سے مٹانے کی طاقت ان نیک لوگوں کے پاس ہے۔ کیا واقعی دعا سے لوح محفوظ کی تحریر تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر جن لوگوں کے پاس دعا کی استطاعت نہیں ہے، انکا کیا قصور ہے۔ لوح محفوظ پر اگر ہر امر پہلے سے درج ہے تو پھر جدوجہد کیا ہے۔ سعی کیا ہے۔ محنت کیا ہے۔ اگر سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے، تو پھر انسان کے پاس ادھراً ادھر جانے کی گنجائش کیا ہے۔ پھر تقدیر کیا ہے۔ مقدر کیا ہے۔ جب کاتب تقدیر نے سب کچھ لکھ ڈالا، تو پھر انسان کے بس میں کیا ہے۔ دسترس کی اہمیت کیا ہے۔

میرے مالک، علم کیا ہے۔ علم کی حقیقت کیا ہے۔ عالم کون ہے۔ جاننے والا یا ایمان علم کیلئے یا انسان علم کیلئے بنتا ہے۔ اس میں فتح کون ہے اور مفتاح کون۔ عالم تیرے راستے پر ہے یا جذب کی نگری میں رہنے والے لوگ۔ ان میں ٹھیک کون ہے۔ اصل علم کیا ہے۔ عالم صرف تو ہے یا تھوڑا سا علم دوسروں کو بھی دیعت کر رکھا ہے۔ پھر عمل بغیر علم کیا ہے اور علم کے ساتھ کیا ہے۔ اربوں نہیں، کھربوں انسان آئے اور چلے گئے۔ یہ کہاں سے آئے اور کہاں چلے گئے۔ یہ موجود ہیں یا حاضر ہیں یا غیر موجود ہیں۔ کیا ان گنت انسانوں میں تو صرف چند کے قریب ہے یا ہر ایک کی شاہرگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ موجود اور عدم موجود میں فرق کیا ہے۔ راہِ فنا کی منزل کیا ہے۔ میرے مالک، یہ سب گور کھدھنده کیا ہے۔ کیا ہے!

رأُ منظَرِ حيَاتٍ